غلام مصطفیٰ قاسمی

اشاعت اسلام سندھ میں

سندھ اور عرب کے تجارتی تعلقات قبل از اسلام جاری تھے سندھ کے تاجر عدن کے بندر تک بحری راستہ سے عرب کے لئے اپنا تجارتی سامان پہنچاتے تھے۔ سندھ سے سندھی کپڑے، سندھی مرغی، پالہ اونٹ، (فالج) جس کی نسل سے عرب کا مشہور بختی اونٹ ہوتا ہے، قسط، بانس اور بید کی لکڑیاں عرب میں بھیجی جاتی تھیں۔ یہاں پر عنبر، عود مشک ملتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۶ھ اور ۸ھ ہجری کے درمیان حدود عرب میں دعوت اسلام بھیجی اور صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کو اسلام کا مبلغ بناکر عرب اور بیرون عرب کے حاکموں اور امیروں کو خطوط بھیجے، جس کا یہ اثر ہوا کہ اس وقت عراق سے لیکر مشرقی سواحل تک اسلام کی دعوت عام ہوئی ان ہی کے ساتھ برصغیر کے باشندے بھی اسلام کی اس دعوت سے واقف ہوئے اور علامہ سیوطی کی تحقیق کے مطابق کچھ صحابہ تبلیغ کے سلسلے میں سندھ بھی پہنچے اس دعوت و تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ پہلی صدی ہجری کے آخر ہی میں اسلام مغرب میں اندلس تک اور مشرق میں سندھ تک پہنچ چکا تھا ایکطرف مجاہدین اسلام اپنے جھنڈوں کے سایہ میں آگے بڑھ رہے تھے تو ان کے پیچھے علمائے اسلام کتاب وسنت اور دینی علوم کی بساط بچھائے جاتے تھے اور عوام اسلام کے زیر سایہ امن وامان کی زندگی بسر کرنے کے لئے بے تاب تھے۔ مسلمانوں کی دینی، علمی اور فکری قدریں پورے عروج کے ساتھ ابھر رہی تھیں، مغرب میں مغرب اقصیٰ اور اندلس سے لیکر سندھ تک ایک امت کی تشکیل ہو رہی تھی اور اس صدی کے آخر تک سندھ سے گذر کر ہندوستان کے بہت سے علاقے اسلام کے زیر اثر آچکے تھے اور یہ علاقہ اسلامی حکومت کے ماتحت عالم اسلام کا ایک قانونی حصہ قرار پاچکا تھا۔

سندھ میں جس پہلے نومسلم کا نام ملتا ہے وہ مولانا اسلامی ہیں جن کو شام کی ایک معزز شخصیت کی معیت میں راجہ داہر کے دربار میں بھیجا گیا تھا۔ مولانا اسلامی پر اسلام کا اثر اتنا راسخ تھا کہ جب یہ سفارت دربار میں پہنچی تو رسم و رواج کے برخلاف ان میں کسی نے نہ تو سجدہ کیا اور نہ سر جھکایا۔ اس پر راجہ داہر بہت برہم ہوا۔ خصوصاً نومسلم مولانا اسلامی سندھی سے جو دیبل کے ایک معزز ہندو خاندان سے تھے اور راجہ داہر کو ان کو بخوبی جانتا تھا۔ راجہ نے ان سے مخاطب ہوکر دریافت کیا کہ "تم آداب شاہی کیوں نہ بجا لائے۔ کیا اس کی تم کو ممانعت کر دی گئی ہے؟" مولانا اسلامی سندھی نے جواب دیا کہ جب تک میں ہندو تھا اور آپ کی رعایا تھا۔ شاہی آداب بجالانا میرا فرض تھا۔ لیکن اب کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اور خلیفہ کی رعایا میں سے ہوں سوائے خدا کے کسی انسان کے آگے سر جھکانا جائز نہیں ہے۔"

اس وقت راجہ داہر گو اس جواب سے بہت متاثر ہوا مگر انتہائی مایوسی سے اس نے کہا کہ افسوس تم سفیر بن کر آئے ہو، ورنہ قتل کے سوا اور کوئی دوسری سزا نہ تھی۔" نومسلم مولانا اسلامی سندھی نے فرمایا کہ میرے جیسے ایک آدمی کے قتل سے عربوں کو کوئی نقصان نہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ میرے خون کا معاوضہ مسلمان اس طرح لیں گے کہ آپ کو سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔[1]

مولانا اسلامی سندھی اور دوسرے عرب مبلغین کی تبلیغ کی بدولت سندھ میں اسلام کی اشاعت بڑھتی گئی اور تھوڑے ہی عرصہ میں سندھ کے اکثر بودھی جو ہندو حکومت کے مظالم سے تنگ آگئے تھے جوق در جوق اسلام میں داخل ہو گئے۔ اور سندھ کا دیبل شہر عالم اسلام میں علوم و فنون کا اعلیٰ مرکز شمار ہونے لگا۔

دیبل سے ابوالعباس احمد بن عبداللہ دیبلی سندھی۔ ابوبکر احمد بن محمد ہارون دیبلی سندھی، ابراہیم بن محمد دیبلی۔ ابو محمد حسن بن حامد دیبلی۔ ابوالقاسم حسین بن محمد دیبلی، خلف بن محمد دیبلی، شعیب بن محمد دیبلی۔ علی بن احمد دیبلی۔ علی بن موسیٰ دیبلی۔ ابو جعفر محمد بن ابراہیم دیبلی مکی وغیرہ جیسے محدث و مفسر پیدا ہوئے جن میں سے کچھ صحاح ستہ کے بعض جامعین کے اساتذہ ہیں۔

آگے چل کر جب یہاں کے عربوں نے منصورہ کی تعمیر کی تو وہاں سے امام احمد بن محمد منصوری سندھی، قاضی ابو محمد داؤدی منصوری سندھی وغیرہ جیسے ائمہ فقہ و حدیث پیدا ہوئے اور اس دور میں تیسری صدی کے اندر نومسلموں کے لئے قرآن مجید کا سندھی ترجمہ بھی ہوا۔ جو برصغیر میں سب سے پہلا ترجمہ ہے۔

سندھ میں اسلام کا ابتدائی دور تین چار سو سال تک رہا۔ اس کے بعد پانچویں اور چھٹی صدی ہجری

---

[1] چچنامہ من فارسی تحقیق ڈاکٹر داؤد پوتا۔

ہیں سندھ کے اندر اسلام کی اشاعت صوفیائے کرام کی رہین منت ہے۔ مخدوم نوح بکھری شیخ شہاب الدین سہروردی بغدادیؒ کے خلیفۂ اعظم گزرے ہیں۔ مخدوم غوث بہاؤالحق ملتانی جب شیخ شہاب الدین سہروردی سے خرقۂ خلافت لیکر وطن لوٹے تھے تو شیخ شہاب الدینؒ نے ان سے فرمایا کہ سندھ میں پہنچکر مخدوم نوح بکھری سندھی کی خدمت میں جاکر ان سے بھی فیض حاصل کریں۔ لیکن مخدوم ملتانی جب بکھر میں تشریف فرما ہوئے تو مخدوم نوح علیہ الرحمتہ پہلے وفات پاچکے تھے اس کا مخدوم غوث بہاؤالدین ملتانی کو بڑا صدمہ پہنچا۔ مخدوم نوح اور ان کے خلفاء کی برکت سے سندھ میں اسلام کی کافی اشاعت ہوئی۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے سندھی علماء اور اصفیا کی برکت سے اسلام کی اشاعت ہوتی رہی بارھویں صدی ہجری میں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کی شخصیت نے اس سلسلے میں بڑا کام کیا مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی قرآن، حدیث فقہ اور دوسرے علوم میں یکتائے زمانہ تھے آپ کے شاگردوں کا حلقہ یمن عرب اور مغرب اقصیٰ تک پھیلا ہوا تھا۔ آپ کا کتب خانہ عالم اسلام میں بڑی شہرت کا مالک تھا۔ اور آپ نے اسلام کی بیسوں کتابیں تالیف فرمایں اور اس کے ساتھ اشاعت اسلام کے سلسلے میں بڑی کوشش فرمائی میاں غلام شاہ کلہوڑو حاکم سندھ کی طرف سے اس قسم کا آپ کو پروانہ حاصل تھا۔ آج کل جو میمن لاکھوں کی تعداد میں نظر آتے ہیں یہ سب حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کی تبلیغی ساعی کا نتیجہ ہیں اور مخدوم صاحب نے ان نومسلموں کے لئے سندھی زبان میں اسلامی کتابیں تالیف فرمائیں۔ ٹھٹہ اس دور میں بڑا تجارتی مرکز بھی تھا اور یہ سب اس مرکزی شہر کے بیوپاری تھے جو اسلام کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور اجڑنے کے بعد ہندوستان اور دوسرے اطراف میں چلے گئے۔

تیرھویں صدی ہجری میں سکھر سندھ میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب سندھی مشہور بزرگ گذرے ہیں ان کی نظر اور تلقین میں اتنی جاذبیت تھی کہ جو بھی غیر مسلم آپ کو دیکھتا اور آپ کا وعظ و نصیحت سنتا تھا فوراً مسلمان ہوجاتا تھا۔

انگریز نئے نئے آئے تھے غیر مسلموں کی شکایت پر مولانا کو سکھر شہر میں گھومنے کی ممانعت تھی، پھر بھی آپ کے مدرسے کی حدود میں اگر کوئی غیر مسلم آتا تھا تو اسلام کی نعمت سے معمور ہو کر واپس جاتا تھا۔ غیر مسلموں نے آپ کا نام شہباز رکھا تھا۔ ہزاروں غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام لاکر مسلمان ہوئے۔

مولانا عبدالرحمٰن سکھری کی شہرت اور ناموری کا یہ عالم تھا کہ مولانا محمد قاسم بانی دارالعلوم دیوبند اور مولانا رشید احمد گنگوہی بھی آپ کے مہمان بنتے تھے اور سکھر میں آپ کی صحبت سے مستفیض ہوئے تھے۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب سکھری کی دعا کی بدولت اشاعت اسلام کے سلسلے میں امروٹ ضلع سکھر سندھ میں آپ کے جانشین مولانا تاج محمود امروٹی پیدا ہوئے جنہوں نے سات ہزار سے زائد غیر مسلموں کو مسلمان بنایا اور آج بھی امروٹ میں ان کے ناموں کے رجسٹر موجود ہیں۔

اسی طرح مٹیاری ضلع حیدرآباد میں ایک سید عالم مولانا محمد شاہ تھے جو حال ہی میں فوت ہوئے ہیں۔ آپ کے ہاتھ پر بھی ہزاروں غیر مسلم دولت ایمان کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔

اور کراچی سندھ میں مولانا محمد صادق سندھی، کھڈہ محلہ کے بڑے عالم اور اسلام کے مبلغ گزرے ہیں اور ان کے ہاتھ پر بھی کئی غیر مسلم ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

ریڈیو پاکستان حیدرآباد

لمحات انگریزی

شاہ ولی اللہ کی حکمت الٰہی کی یہ بنیادی کتاب ہے اس میں وجود سے کائنات کے ظہور، تدلی اور تجلیات پر بحث ہے۔

اس کتاب کا پروفیسر غلام حسین جلبانی نے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔

قیمت :- ۳ روپے

شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد